یوسف کذاب

فتنہ قادیانیت کے بعد مختلف لوگوں کی طرف سے ہونے والے نبوت کے دعوے اس لیے زیادہ نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکے کہ امت مسلمہ نے اس فتنے کی یورش و یلغار کا مقابلہ نہایت ولولہ خیزی سے کیا تھا۔ لیکن موجودہ دور میں اسلامی اقدار اور مسلم شناخت کے حوالے سے مجموعی طور پر پیدا ہونے والے اضمحلال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دین فروش نئے سرے سے سر ابھار رہے ہیں۔ ان میں سے ایک ابوالحسنین محمد یوسف علی ہے' جس نے ابتدا میں خود کو مرشد کامل' مرد کامل' حضرت' امام وقت' اللہ تعالیٰ اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب و سفیر بنا کر پیش کیا اور اب برسرعام خود کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلسل قرار دے رہا ہے۔ اس کے ابتدائی حالات اور اٹھان کے بارے میں دستیاب معلومات کے مطابق ۱۹۷۰ء سے قبل وہ پاک آرمی میں تھا۔ لیکن کسی نامعلوم سبب کے باعث آرمی سے علیحدگی کے بعد جدہ چلا گیا' جہاں تقریباً دو سال قیام کے بعد وہ لاہور آگیا اور سرکاری رہائش گاہ واقع شادمان کالونی میں رہنے لگا۔ یہ گھر اس کی بیوی (جسے وہ اپنی ظاہری بیوی کہتا ہے) کو ملا تھا' جو کسی کالج میں لیکچرار تھی۔ لیکن اب عرصہ ڈیڑھ سال سے یوسف علی ڈیفنس لاہور کینٹ میں ڈیفنس پبلک سکول کے قریب کیو ۲۱۸' سٹریٹ ۱۹ فیز ٹو میں رہائش پذیر ہے۔

محمد یوسف علی نے اپنی ذاتی ڈائری میں خود کو مرد کامل اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلسل قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:

> "محمد ہمیشہ جسمانی طور سے موجود رہے ہیں ان کے جسمانی وجود کی ظاہری وفات کے بعد یہ واپس محمد مصطفیٰ کے حقیقی جسم میں چلے گئے۔ اس طرح نور واپس اپنی اصل کی طرف لوٹ گیا۔ اس کے فوراً بعد محمد + جسمانی وجود کا نور چند منتخب بندوں پر نازل ہوتا رہا جو اپنے وقت کے نبی' رسول' اور مرد کامل کہلائے.... اس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ محمد جسمانی طور پر اب تک زندہ ہیں' جن کی پہلی شکل خود آدم تھے اور موجود شکل محمد یوسف علی ہے"۔

اس ناپاک دعوے سے قبل یوسف علی نے اپنے معتقدین کے حلقے میں خود کو مرد کامل اور رسول کا نائب و سفیر باور کرایا تھا۔ اس سلسلے میں اس نے ایک کتاب "مرد کامل کا وصیت نامہ" تحریر کی لیکن اس کتاب کے مندرجات پر ممکنہ اعتراض اور شدید ردعمل کے خوف سے اس نے بطور مصنف اپنا نام تحریر کرنے کے بجائے صرف "صاحب تحریر مرد کامل" لکھ دیا۔ ظاہر ہے کہ یہ صرف یوسف علی کے مخصوص عقیدت مندوں کے علم میں تھا کہ مرد کامل سے مراد کون ہے؟ اور یہ کتاب کس نے تحریر کی ہے؟ اس کے علاوہ' وہ لوگ بھی اس سے باخبر تھے' جو لاہور سے شائع ہونے والے ایک روزنامے (روزنامہ "پاکستان" لاہور) میں شائع ہونے والا کالم "تعمیر ملت" پڑھتے ہیں۔ اس کالم میں یوسف علی' ابوالحسنین کے نام سے لکھتا ہے دراصل حسنین اس کے ایک بیٹے کا نام ہے جس کی مناسبت سے وہ اپنا پورا نام "ابوالحسنین محمد یوسف علی" تحریر کرتا ہے۔ اس نے یہی نام اپنی ایک کتاب "خلافت علی منہاج النبوۃ" میں بھی بطور مصنف تحریر کیا ہے۔

الغرض محمد یوسف علی نے "مرد کامل کا وصیت نامہ" نامی اپنی ایک کتاب میں خود کو ایک "مرد کامل" کے طور پر پیش کیا ہے۔ وہ وصیت نامے میں "قرآن پاک اور مرد کامل" کے عنوان کے تحت لکھتا ہے کہ:

"قرآن پاک پوری انسانیت کے لیے ہدایت ہے' کوئی بھی انسان اس سے ہدایت حاصل کر سکتا ہے اور اس ہدایت کی شرط اول رجوع الی اللہ ہے' جس کا وسیلہ مبارک حضور رحمتہ العالمین سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مرد کامل ہیں۔ قرآن حکیم کا واضح اعلان ہے کہ میں جس پاک ہستی کا کلام ہوں اور جن کی زبان مبارک کے ذریعے ان کے لیے وجود کا تعارف بن کر آیا ہوں' پہلے ان سے تعلق قائم کروں پھر میں راز کھولوں گا۔ مرد کامل' زندہ قرآن' نور قرآن سر تا پا قرآن ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہوگی تو قرآن حکیم کو نور و حقیقت اور عمل عطا ہوگا"۔

کم و بیش ایسے ہی لغو خیالات سے آلودہ پوری کتاب دراصل مرد کامل کی مکمل پیروی کا ترغیب نامہ ہے' جو وصیت نامہ کے نام سے شائع کرائی گئی۔ اس دوران یوسف علی اپنے مخصوص حلقے اور عقیدت مندوں کو پوری شدت کے ساتھ اپنی پیروی اور اتباع پر راغب کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے لیے وہ مطلوبہ فضا تیار کر لی' جس کے بعد اس کے لیے یہ دعویٰ بھی نہایت آسان ہوگیا کہ وہ حضرت محمدؐ کا نائب ہے۔ یوسف علی عام طور

پر ملتان روڈ چوک یتیم خانہ سے مڑنے والی اگلی گلی کے بائیں طرف واقع "بیت الرضا مسجد" میں چنیدہ لوگوں کی محفل سے خطاب کرتا ہے۔ اس خطاب کی باقاعدہ ویڈیو فلمیں بنائی جاتی ہیں۔ ایسی ہی ایک محفل میں اس نے اپنے مذکورہ دعوے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

"ہر دور میں اعلیٰ ترین ولی کو محمد کا نائب بنا دیا گیا۔ نائب کو وہ تمام "اختیارات" اور "سہولتیں" ہوتی ہیں' جو آقا کو ہوتی ہے۔ آقا نے اپنے تمام اختیار' تمام سہولتیں جو کچھ قرآن میں موجود ہیں' وہ اپنے نائب کو دے دیں اور انہی کے صدقے یہ فرمان عالی شان ہے کہ ایک مرشد اپنے حلقے میں ایسے ہی ہوتا ہے' جیسے ایک نبی' اپنی امت میں ہوتا ہے۔ جو اختیار ایک نبی کو اپنی امت میں حاصل ہے' وہی اختیار ایک حضرت کو اپنے حلقے میں حاصل ہے"۔

اس کے بعد یوسف علی نے تمام ارکان اسلام کی اہمیت کو کم درجہ قرار دیتے ہوئے اپنی عظمت اور تکریم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ:

"اللہ کو ارکان اسلام کی پابندی کی کوئی پرواہ نہیں' نمازوں کی کوئی پرواہ نہیں' روزوں کی کوئی پرواہ نہیں' نائب کی تکریم کر لی' سبحان اللہ نائب کی تکریم نہیں کی تو کچھ بھی نہیں....."۔

ایک دوسری تقریر میں وہ نہایت واضح لفظوں میں اپنی "حیثیت" اور "مقام" کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

"ہماری منزہ شان کو مان لو' ہماری مشبہ شان کو بھی مان لو' مشبہ شان میں آؤں تو خاندان کی مخالفت کرنا پڑے' بیوی کی مخالفت کرنا پڑے' بچوں کو چھوڑنا پڑے' بچوں کو قتل کرنا پڑے' بدر دہرانا پڑے' حنین دہرانا پڑے' کربلا دہرانا پڑے' ہماری مشبہ شان کی حمایت کرو' ہمارا ادب کرو۔ مشبہ شان کی حیثیت میں ادب کرو اور منزہ شان کی حیثیت سے صبح و شام ہماری تسبیح کرو"۔

یوسف علی "وحدۃ الوجود" کے قدیم فلسفے سے بھی آگے بڑھ کر اللہ اور انسان کے درمیان واقع فرق کو بھی ختم کر دیتا ہے۔ اس سلسلے میں وہ قرآن کی آیات کا بھی من پسند ترجمہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے اپنی تقاریر میں نعوذ باللہ بعض آیات کو "شرارتی" بھی کہا ہے۔ اسی طرح وہ قرآن پاک کے مفہوم کی بھی درجہ بندی کرتا ہے' اس کے خیال میں ایک قرآن پاک کا ظاہری مفہوم ہے اور دوسرا باطنی جو اس کے ذریعے وقت اور موقع

کی مناسبت سے اللہ کھول رہا ہے۔ سورہ الفتح کی آیت انا فتحنا لک فتحا مبینا پر گفتگو کرتے ہوئے ابتدا میں اس کا ظاہری مفہوم بیان کرتا ہے کہ "بے شک ہم نے آپ کے لیے روشن فتح فرما دی تاکہ اللہ آپ کے سبب سے گناہ بخش دے"۔

یوسف علی کے مطابق ہر دور کے حساب سے ایک ترجمہ ہوتا ہے' اس لیے اس دور کے حساب سے یہی ترجمہ ٹھیک تھا اور اپنی تقریر میں کہتا ہے کہ:

"یہ ترجمہ اپنے وقت میں اس ولی نے ٹھیک کیا کیونکہ اس وقت راز یہی کھولنا تھا۔ لیکن آج آپ پیار کرنے والوں کے لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے' آپ کے آقا نے اور راز کھولا ہے۔ یہ ترجمہ اس وقت ٹھیک تھا آج پہلی دفعہ انہوں نے بتایا کہ "سبب" کا تو عربی لفظ ہی کوئی نہیں اور ترجمہ یہ ظاہر کر رہا ہے کہ اللہ اور ہم کوئی اور ہے جب دو نہیں سبب کون اور بخشنے والا کون"۔

اس سلسلے میں وہ مزید وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

"ناموں سے کوئی فرق نہیں پڑتا' پانی پہاڑوں سے گزرا وہ چشمہ ہے' وہی چشمہ بہنا شروع ہوگیا تو نالہ ہے' وہی آگے ندی میں شامل ہوگیا تو ندی ہے' وہی دریا میں شامل ہوگیا تو دریا ہے' وہی سمندر میں شامل ہوگیا تو سمندر ہے' اب غور سے سنیں پانی تو پانی ہی رہا نہ۔ ذات حق سبحانہ تعالیٰ کی اپنی جلوہ گری ہے کہیں وہ مشرک کہلائی' کہیں پیر کہلائی' کہیں فقیر کہلائی' کہیں قطب کہلائی' کہیں نبی کہلائی' کہیں رسول اللہ کہلائی اور کہیں محمد رسول اللہ کہلائی"۔

عالم عمل کے مطابق ہے اور عمل کی انتہا یہ ہے کہ وہ بشر دکھائی دے' بشر ہو نہ' محبت صرف ذات حق سبحانہ و تعالیٰ سے ہونی چاہیے لیکن محبت کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب اللہ خود آ جائے میرے سامنے میرے جیسا بن کر۔ میرے سامنے میرے جیسا بن کر آئے تو پھر میں اپنی بکریوں کا دودھ اس کو پلاؤں پھر اس کے جوتے سیدھے کروں پھر اس کی قدم قدم خدمت کروں اور میرے ذہن میں ایک لمحے کے لیے یہ نہ آئے کہ میرے جیسا ہے نہیں میں' میں ہوں اور وہ' وہ ہے۔ جب اللہ میرے سامنے میرے جیسا بن کر آ جاتا ہے تو پھر بات ہوئی۔

ابوالحسنین یوسف علی اپنے معتقدین کو مخاطب کرتے ہوئے ایک موقع پر کہتا ہے کہ:

"یاد رکھیے گا انشاء اللہ آپ کو یاد کرواتے رہیں گے ہماری تمام باتوں کا'

ہماری محبت کا' آپ سے ملنے کا آپ کے لیے دعا کرنے کا' آپ کی خدمت کرنے کا ایک ہی مقصد ہے کہ آپ کے وجود میں جو محمد ہے' وہ پیدا ہو جائے"۔

اس سلسلے میں اس نے یہاں تک کہہ دیا کہ:

"آپ بہت مبارک لوگ ہیں' محمد کی جلوہ گری جو فی زمانہ ہے' وہ نہ کبھی تھی اور نہ کبھی ہوگی' یہ نہایت اپنے عروج پر ہے' ہم سب خوش قسمت ہیں کہ اس دور میں پیدا ہوئے' انسانی معراج اپنی انتہا پر چل رہی ہے"۔

یوسف علی اپنے معتقدین سامعین کو ایک تقریر میں یہ خوشخبری سناتا ہے کہ:

"جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ان کھلی آنکھوں سے نہیں دیکھ لیں گے' انشاء اللہ تعالیٰ آپ انتقال نہیں کریں گے"۔

اس کے بعد وہ تمام سامعین کو اپنی جماعت میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے ہوئے کہتا ہے کہ:

"نہ پاکستان کا درد کریں' نہ ملت اسلامیہ کا درد کریں نہ کسی اور چیز کا درد کریں۔ ایک محبوب کو چاہیں' محبوب مل گیا' سب کچھ ٹھیک کر لیں گے۔ سب سے بڑی جماعت میں شامل ہو جائیں۔ ہماری جماعت میں تین ممبر ہوتے ہیں۔ وہ تین ممبر یہ ہیں۔

انسان' حضور سید محمد اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ"۔

مذکورہ بالا خیالات کا انتہائی کھلا اظہار ابوالحسنین یوسف علی کی طرف سے ۲۸؍ فروری بروز جمعہ کو لاہور میں منعقدہ ایک "ورلڈ اسمبلی" کے اجلاس میں بھی ہوا' جس میں "بیت الرضا مسجد" کے امام یوسف رضا نے سپاسنامہ پڑھتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ ابوالحسنین یوسف علی ہی وہ ذات ہے جو اللہ اور محمد ہے۔ بعد ازاں یوسف علی کی طرف سے یوسف رضا کو "صدیق" کا لقب تحفتاً" دیا گیا۔ جس کے بعد جوابی تحفے میں یوسف رضا نے وہاں موجود تمام معتقدین کو ظہرانہ دیا۔ "ورلڈ اسمبلی" کے اس اجلاس میں یوسف علی نے اپنے خطاب میں کہا کہ سو سے زائد صحابہ کرام' اس محفل میں بیٹھے ہوئے ہیں جو پوری دنیا سے آئے ہوئے ہیں۔ اس نے کراچی سے خصوصی طور پر شریک ہونے والے "عبدالواحد" کو منبر پر بلا کر اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ یہ صحابی ہے۔ اور ان کی پوری فیملی حقیقت تک پہنچ گئی ہے۔ اس اجلاس میں کسی سرفراز صاحب نامی آدمی کو صاحب معراج کہا گیا'

کراچی کے ایک صاحب "زید زمان" کو "مجاہد" کا لقب ملا۔

یوسف علی اپنے مذکورہ بالا خیالات و عقائد کا اظہار "بیت الرضا مسجد" میں بھی برسرعام کرتا رہا ہے۔ ان خیالات پر مشتمل تقاریر کی ویڈیو کیسٹس تکبیر کے پاس محفوظ ہیں۔ لیکن یوسف علی کے معتقدین سے حاصل کی گئی معلومات مذکورہ بالا تفصیلات سے کہیں زیادہ بھیانک ہیں۔

ذرائع کے مطابق یوسف علی کا طریقہ کار یہ ہے کہ ابتدا میں وہ اپنی تقاریر کے ذریعے معتقدین کو "نبی کے دیدار" اور "محبوب سے ملنے" کی ترغیب دیتا ہے۔ اس دوران وہ اپنے ایک ایک معتقد کی انفرادی طور پر چھان پھٹک کرتا ہے۔ پھر ایک روز یہ خوشخبری دیتا ہے کہ ہم فلاں دن تمہیں ایک "تحفہ" دیں گے اور تم بھی ہمیں کچھ "تحفہ" دینا۔ بعد ازاں مقررہ دن کو وہ اپنے مخصوص معتقد کے سامنے یہ انکشاف کرتا ہے کہ دراصل وہ نبی' وہ مرشد اور وہی سب کچھ ہے۔ یہ انکشاف ہی دراصل متعلقہ معتقد کے لیے یوسف علی کی طرف سے ایک "تحفہ" ہوتا ہے۔ جسے اس کے مخصوص حلقے میں بالالفاظ دیگر "حقیقت پانا" بھی کہتے ہیں۔ اس عمل کے بعد معتقد لازماً جوابی "تحفہ" اپنے اس "مرشد" کو دینے کے لیے پابند ہوتا ہے۔ لیکن معتقد کی طرف سے یہ تحفہ صرف ایک بھاری رقم کی صورت میں وصول کیا جاتا ہے۔ مال بٹورنے اور رقم اینٹھنے کے لیے وہ ہر روز نئے نئے پینترے بدلتا ہے یہاں تک کہ اپنی ایک تقریر میں اس نے ظلمت سے نکلنے کے لیے دو راستوں کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

> "ظلمت سے نکلنے کے لیے دو راستے ہیں' اللہ کو دینا اور اللہ کی راہ میں دینا۔ مرشد کو دیں گے تو اللہ کو دیں گے اور ادھر ادھر دیں گے تو اللہ کی راہ میں دیں گے"۔

ذرائع کے مطابق ابوالحسنین یوسف علی نے لاہور اور کراچی میں اپنے معتقدین و مقربین سے اس طریقے پر کروڑوں روپے اینٹھ لیے ہیں جس کا طریقہ کار اب تک یہ ہے کہ "حقیقت پانے" یعنی اپنے خاص مقرب پر خود کو نبی ظاہر کرنے کے بعد مذکورہ شخص بطور تحفہ ایک بھاری رقم وصول کرتا ہے جو لاکھوں میں ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اس سے وابستہ بے شمار لوگ ماہانہ ایک بڑی رقم پہنچانے کے بھی پابند ہوتے ہیں۔ تکبیر کے پاس ایک قابل ذکر تعداد میں ان ناموں کی فہرست ہے جو اب تک یوسف علی کو کروڑوں روپے دے چکے ہیں۔ یہ نام اور ان کے کوائف تکبیر کے پاس امانت ہے' جسے بوجوہ شائع نہیں کیا

جا سکتا لیکن ان سے وابستہ واقعات کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے۔

ڈیفنس کراچی میں مقیم "ص" یوسف علی کے ہاتھوں ۱۹۹۱ء میں بیعت ہوئے۔ تقریباً ۲ سال بعد انہیں "حقیقت" سے نوازا گیا۔ جس کا طریقہ کار یہ تھا کہ "ص" سے کہہ دیا گیا کہ آپ آنکھیں بند کرلیں اور جب آپ آنکھیں کھولیں گے تو "رسول اللہ" آپ کے سامنے ہوں گے (نعوذ باللہ) جب انہوں نے آنکھیں کھولیں تو ان کے سامنے ابوالحسنین یوسف علی کھڑا تھا۔ "حقیقت پانے" کے بعد ان سے پانچ لاکھ روپے کا مطالبہ کیا گیا۔ جب "ص" کئی ماہ گزرنے کے بعد یہ رقم ادا نہ کر سکا تو اس سے اس کی ذاتی کار ہتھیا لی گئی۔ تقریباً ایک ہفتے تک "ص" کی کار ابوالحسنین کے پاس رہی۔ بالآخر "ص" نے تنگ آ کر یوسف علی سے کہا کہ آپ کار واپس کر دیں میں دو لاکھ روپے کا انتظام کر سکتا ہوں۔ چنانچہ اس رقم کی وصولی کے بعد کار واپس کی گئی۔ اسی طرح "ع" نامی شخص سے تقریباً تیس لاکھ سے زیادہ رقم ہتھیا لی۔ باوثوق ذرائع کے مطابق ان سے وصول کی جانے والی رقم اس سے بھی زائد تھی لیکن بعد ازاں کچھ رقم ایک چیک کی صورت میں انہیں واپس کی گئی لیکن تاحال ان کی تیس لاکھ سے زائد رقم یوسف علی پر واجب الادا ہے۔ اسی طرح ڈیفنس میں مقیم "م" صاحب، نارتھ ناظم آباد میں مقیم "الف" صاحب سے بھی لاکھوں روپے بٹور لیے گئے ہیں، جن میں سے "م" صاحب نے رقوم کی واپسی کا مطالبہ کیا ہوا ہے۔ ان کے علاوہ افتخار نامی ایک کسٹم آفیسر سے ۷ لاکھ روپے لیے تھے لیکن جب وہ اس جعلی مرشد سے بیزار ہوگئے تو رقم کی واپسی کا مطالبہ کیا جس کے بعد معاملہ دبانے کے لیے انہیں ۵ لاکھ روپے واپس دے دیے گئے۔ اسی طرح ابرار نامی ایک صاحب سے (جو ڈیوٹی فری شاپ میں کام کرتے رہے لیکن اب انگلینڈ میں ہیں) لاکھوں روپے بٹور لیے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ جو لوگ تاحال اس کے معتقدین میں شامل ہیں اور ایک بھاری رقوم دیتے رہے اور اب تک دے رہے ہیں، ان میں سرفہرست کراچی کے عبدالواحد صاحب اور ان کی پوری فیملی ہے۔ اطلاعات کے مطابق عبدالواحد صاحب اور ان کی بیگم سمیت یوسف علی کا سب سے بڑا معتقد اس کا بیٹا شاہد ہے اور اس کی بیگم ہے۔ ان کے علاوہ عبدالواحد کی دو بیٹیاں بھی اس کی معتقدین اور خاص لوگوں میں شامل ہیں یہاں تک کہ یوسف علی کراچی میں جب بھی آتا ہے تو ان کے گھر ہی میں رہتا ہے اور وہیں مختلف محافل کا اہتمام ہوتا ہے۔ مصدقہ ذرائع کے مطابق یوسف علی اب مستقل طور پر کراچی میں عبدالواحد کے گھر منتقل ہو رہا ہے۔ ۸ مر فروری کو اس کی بیٹی فاطمہ کی شادی اور ورلڈ

اسمبلی کے اجلاس میں اس نے برسر عام کہا ہے کہ وہ اب اپنی دعوت کو زیادہ کھلے لفظوں میں لوگوں تک پہنچائے گا۔ ذرائع کے مطابق اپریل کے آغاز یا ماہ رواں کے آخر میں وہ کراچی منتقل ہو جائے گا۔

عبدالواحد اور ان کی فیملی کے علاوہ جو لوگ تاحال کراچی میں اس کے معتقدین میں شامل ہیں ان میں کاشف' عارف' اسلام' شاہد کا دوست' تاجر کلیم نارتھ ناظم آباد کا فاروق اور گلشن کے فیصل شامل ہیں۔ اطلاعات کے مطابق ان تمام حضرات کے علاوہ بے شمار لوگوں سے ماہانہ ایک بھاری رقم وصول کر لی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں معتبر ذرائع کے مطابق ٹورنٹو اور وینگ اودر میں بھی اس نے اپنا جال پھیلایا تھا۔ یوسف علی کی ایک بہن ٹورنٹو میں رہتی ہے' جہاں وہ لاہور میں مقیم کسی بٹ صاحب کے توسط سے ان کے خرچے اور ٹکٹ پر چند سال پیشتر گیا۔ ان ریاستوں میں اس نے اپنے عقیدت مند بنانا شروع کیے۔ لیکن جلد ہی لوگ اس سے بیزار ہوگئے۔ اسی دوران یوسف علی کی بعض "اخلاقی حرکتوں" کا انکشاف ہوا تو ان تمام لوگوں نے اس سے ناتا توڑ لیا۔

انتہائی معتبر ذرائع کے مطابق یوسف علی انتہائی گھناؤنی اخلاقی حرکات کا مرتکب ہوا ہے۔ چونکہ وہ خود کو امام کہتا ہے اس لیے کسی "نکاح" کو اپنے لیے لازم نہیں کرتا۔ کراچی' سعودی عرب اور کینیڈا میں اس کی ان اخلاقی حرکتوں کے باعث کئی لوگوں نے بیزار ہوکر اس سے اپنا ناتا توڑ لیا۔ ان سے اپنا ناتا توڑنے والوں میں ایک صاحب بریگیڈیئر سلیم ہیں' جو انہیں عمرے پر لے کر گئے تھے لیکن وہاں جس گھر میں ان کا قیام تھا' اس گھر میں بھی اس جعلی مرشد نے کچھ اخلاقی حرکتوں کا ارتکاب کیا۔ جعلی مرشد کے اس قسم کے تیور دیکھ کر انہوں نے ہمیشہ کے لیے خیرباد کہہ دیا۔ اس سلسلے میں اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ زبان سے صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ فلاں لڑکی آج سے اس کی "بیوی" ہے چنانچہ معتقدین اور عشاق دیوانہ وار اپنی "بیٹی" اور "بہن" کو ان پر نچھاور کر دیتے ہیں۔ ذرائع کے مطابق اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یوسف علی بعض عملیات کا ماہر ہے اور لوگوں کو اپنے سحر میں لے لیتا ہے۔ انتہائی معتبر ذرائع کے مطابق یوسف علی نے شبانہ کاشف کی بہن انیلا علی کو اپنی "بیوی" بنایا تھا' لیکن اس کی انتہائی خراب حالت ہو جانے کے بعد اسے ہسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ ہسپتال میں انیلا کو یوسف علی کے نام کی مناسبت سے "انیلا علی" کے نام سے داخل کرایا گیا۔ مہران ہوٹل کے قریب واقع کراچی ہسپتال کی رپورٹ یوسف علی کی اخلاقی حالت کا پورا حال سناتی ہے۔

پاکستان میں جس کا بھی دماغ خراب ہوتا ہے' وہ خود کو ایک "مقدس ہستی" کے روپ میں پیش کرنے لگتا ہے۔ لیکن نہ تو مذہبی جماعتیں ان فتنوں کے سدباب کے لیے کوئی موثر قدم اٹھاتی ہیں اور نہ ہی اسلامی جمہوریہ پاکستان کی آتی جاتی حکومتوں کو اس بات کی توفیق ہوتی ہے کہ وہ اسلامی عقائد کے ساتھ سنگین مذاق کرنے والے ان نبوت کے دعویداروں کو کیفر کردار تک پہنچائیں"۔

(ہفت روزہ "تکبیر" کراچی ۲۲ مارچ ۱۹۹۷ء)

کیا نبوت کا دعویٰ کرنے والا
یوسف کذاب رہا ہو جائے گا؟

اس عنوان سے روزنامہ خبریں ملتان کے ریذیڈنٹ ایڈیٹر اور عاشق صادق جناب میاں غفار لکھتے ہیں:

اسلامی جمہوریہ پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جو شب قدر کی رات معرض وجود میں آیا۔ گویا اللہ تبارک و تعالیٰ نے پاکستان کا مطلب کیا (لاالہ الا اللہ) کے پورے ہندوستان میں گونجنے والے نعرے کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اس کی منظوری دی اور آج اسلامی جمہوریہ پاکستان کو قائم ہوئے 52 سال گزر چکے ہیں' مگر اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلامی قوانین رائج ہونا تو در کنار' وجہ تخلیق کائنات حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو سزا سناتے ہوئے بھی اس ملک کی حکومتیں کنی کتراتی ہیں۔

آج پاکستان میں توہین رسالت جرم نہیں' توہین عدالت بہت بڑا جرم بن گیا ہے۔ توہین رسالت کا مرتکب جیلوں میں تمام سہولیات کے ساتھ انجوائے کرتا ہے اور توہین عدالت کا ملزم فوری سزا پاتا ہے مگر پھر بھی پاکستان اسلامی جمہوریہ ہے۔

نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے حوالے سے یہ بات منسوب ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ روز محشر عادل منصف مینارہ نور پر میرے ساتھ کھڑا ہوگا۔ یہ وہ مقام ہے جس کے حصول کے لیے زندگی تو کیا سینکڑوں زندگیاں قربان کی جاسکتی ہیں مگر آج کسی کے نصیب میں بھی شاید وہ مقام نہیں ہے جس کا حضرت محمد ﷺ نے اشارہ فرمایا تھا۔

آج دو سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ کذاب یوسف کا مقدمہ ایک عدالت سے دوسری عدالت' دوسری سے تیسری عدالت' تیسری سے چوتھی' چوتھی سے پانچویں' پانچویں سے چھٹی' چھٹی سے ساتویں اور ساتویں سے پھر پہلی' پہلی سے پھر پانچویں اور پانچویں سے پھر پہلی عدالت میں تبدیل ہو رہا ہے۔ دو سال گزر جانے کے باوجود نبوت کے جھوٹے دعویدار اور "انا

محمد "(میں محمد ہوں) کہہ کر لوگوں کو اپنا دیدار کرانے والا بد کردار' بدبخت اور ملعون کذاب یوسف سزا پانا تو درکنار ضمانت کے لیے کوشاں ہے اور مقدمے کی پیروی کے دوران بارہا ایسا لگا کہ کذاب یوسف ضمانت پر رہائی پانے والا ہے۔

من حیث القوم ہمارے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ ہماری یادداشت بہت کمزور ہے اور ہم بہت جلد بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ بہت کچھ درگزر بھی کر جاتے ہیں۔ درگزر کرنا تو نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی پسندیدہ سنت ہے مگر بھول جانا کوئی اچھی روایت نہیں۔ آج ہم بھولتے جا رہے ہیں کہ کذاب یوسف کا جرم کیا تھا' اس کی سزا کیا ہے' اسے سزا کیوں نہیں مل رہی' اس کی پیروی کون کر رہا ہے۔

قارئین کرام یہ لکھتے ہوئے میری آنکھیں بھر جاتی ہیں اور میرے ہاتھ کانپتے ہیں۔ میں یہ بات نہیں لکھنا چاہتا' مجھے شرم آتی ہے کہ 92 فیصد مسلمانوں کے ملک میں کذاب یوسف کے خلاف مقدمے میں مدعی لوگوں کی تعداد بانوے بھی نہیں۔ جبکہ عدالت میں ہر پیشی پر کذاب یوسف کو چاہنے والے درجنوں کی تعداد میں موجود ہوتے ہیں۔ آج طاغوتی طاقتیں اتنی مضبوط ہو چکی ہیں کہ غیر ملکی کمپنیاں جو کبھی ایسٹ انڈیا کمپنیوں کی شکل میں آئیں تو کبھی ترقیاتی سرگرمیوں کی آڑ میں یہاں پہنچیں' مسلسل غیر اسلامی سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ مگر ایک مجاہد اسماعیل قریشی ہے جو ہزاروں دھمکیوں کے باوجود ثابت قدمی سے کذاب یوسف کے خلاف کیس لڑ رہے ہیں۔

آج کذاب یوسف کو سب سے زیادہ سپورٹ کرنے والا' اس کی فیملی کی کفالت کرنے والا' اس کی مالی معاونت کرنے والا' ہر پیشی میں اپنے گروپ کے ساتھ ہر عدالت میں موجود رہنے والا' اڈیالہ جیل میں نہ جانے کہاں کہاں سے سفارشی ٹیلی فون کرا کر اور منظوریاں حاصل کر کے جیل میں سہولیات دلوانے والا سید زید زمان جو کہ کذاب یوسف کا "چیف چیلا" شمار کیا جاتا ہے' اسی قسم کی ایک غیر ملکی سیکورٹی کمپنی "برنکس" کا اسلام آباد میں نمائندہ ہے۔

آنحضور ﷺ کی پیروی کرنے والے عاشقان رسول تو دن بدن کم ہوئے مگر ملعون کے پیروکار اسی ڈھٹائی سے اسے نعوذباللہ اپنا محمد مانتے ہیں' اس پر درود شریف پڑھ کر پھونکتے ہیں' اس کی رہائی کے لیے چلے کاٹتے ہیں اور اس کے جیل میں رہنے کو نعوذباللہ نبی کریم ﷺ کے شعب ابی طالب میں تین سال کے قیام کے برابر تشبیہ دیتے ہیں۔

قارئین کرام آپ کہیں بھول نہ جائیں کہ فتنہ کذاب یوسف کیا تھا۔ اسے اب تک سزا کیوں نہیں ہوئی' اس پر کیا الزام ہے۔ میں دوبارہ یاددہانی کرانے کے لیے یہ سطور تحریر کر رہا ہوں:

مارچ 1997ء کے دوسرے عشرے میں چند اعلیٰ تعلیم یافتہ معززین کا وفد روزنامہ "خبریں" کے دفتر آیا اور انہوں نے بتایا کہ لاہور ہی کا رہائشی محمد یوسف علی جس کا تعلق ایک مخصوص مسلک سے ہے اور ابوالحسنین کے نام سے ایک اخبار میں "تعمیر ملت" کے زیر عنوان کالم لکھ

رہا ہے' لوگوں کو راہ راست سے ہٹا رہا ہے اور اپنی انفرادی ملاقاتوں میں مختلف افراد کو یہ باور کروا رہا ہے کہ میں محمد ہوں اور پھر یہ بدبخت لوگوں کو یہ بھی کہتا ہے کہ مجھ پر درود بھیجو' پھر یہ شخص (نعوذباللہ) قرآن پاک کی آیات کو شرارتی قرار دیتا ہے۔ کہیں وہ اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرتا ہے تو کہیں وہ نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔ وہ فوجی بھگوڑا ہے۔ فوج میں کمیشن حاصل کرنے کے بعد ابتدا میں ہی بھاگ گیا تھا۔ ایم اے اسلامیات ہے اور اس نے ایک ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی بھی بنا رکھی ہے۔ جس شخص کو اپنا دیدار بطور محمد (نعوذباللہ) کروانا ہو اس کا تعارف اور ذکر بھی محفل میں کرتا ہے اور پھر اسے علیحدہ کمرے میں لے جا کر آنکھیں بند کرنے کے لیے کہتا ہے' پھر اس سے درود شریف پڑھواتا ہے' پھر اسے آنکھیں کھولنے کے لیے کہتا ہے اور پھر آنکھیں کھولنے والے شخص کو سوالیہ انداز میں پوچھتا ہے: بتاؤ محمد رسول اللہ کا دیدار ہوا؟ جس کو دیدار کرواتا ہے وہ پریشان ہو جاتا ہے' پھر کمرے میں اکیلے بیٹھے ہوئے اس شخص سے کہتا ہے کہ اب ہم نے اپنا آپ تم پر ظاہر کر دیا اسے چھپائے رکھنا۔ مجھ پر درود شریف پڑھتے رہنا اور کسی سے ذکر نہ کرنا۔

کذاب یوسف نے جن افراد کو اس انداز میں اپنا دیدار کرواتے ہوئے خود کو محمد ﷺ رسول اللہ کہا' ان میں کراچی کے ایک ریٹائرڈ ایئر کموڈور' ایک بریگیڈیر ڈاکٹر' ایک سکواڈرن لیڈر' ایک فارمسٹ اور متعدد تعلیم یافتہ اچھے گھرانوں کے کاروباری افراد شامل ہیں۔ ان تمام افراد نے تھانہ ملت پارک لاہور پولیس کے سابق ایس ایچ او ملک خوشی محمد کو اپنے انفرادی بیانوں میں یہ بتایا ہے اور تحریری طور پر بھی لکھ کر دیا ہے کہ وہ تمام افراد کذاب یوسف کا بطور محمد دیدار کر چکے ہیں۔ تمام نے کذاب یوسف کے دیدار کا ایک ہی طریقہ کار بتایا۔

ان افراد نے یہ بھی بتایا کہ کذاب نے مختلف لڑکیوں سے روحانی نکاح کر رکھے ہیں' اور یہ بھی مشہور کر رہا ہے کہ وہ جسمانی طور پر مر چکا ہے اور روحانی طور پر زندہ ہے' اس لیے اس میں دنیاوی خواہشات نہیں ہیں۔ یہ باتیں سن کر عورتیں بھی اس کے قریب آ جاتی ہیں اور وہ بھری محفلوں میں یہ اعلان کر دیتا ہے کہ آج سے فلاں خاتون کو ہم نے اپنے نکاح میں لیا۔ ایک میاں بیوی دونوں کو ہی اپنے نکاح میں لے رکھا ہے اور وہ کہتا ہے کہ سیکس کا عنصر تو دنیا والوں کے پاس ہے' میں روحانی طور پر زندہ ہوں۔ میرے لیے مرد اور عورت کی کوئی تمیز نہیں۔

ان معززین کی طرف سے فراہم کردہ معلومات کی روشنی میں کراچی سے شائع ہونے والے ہفت روزہ تکبیر میں کذاب یوسف کے متعلق تفصیلات چھپنے کے بعد راقم الحروف نے 218 کیو بلاک ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں رہائش پذیر کذاب یوسف سے رابطہ کیا' اپنا تعارف کروایا' اور کافی حیل و حجت کے بعد بمشکل اسے راضی کیا کہ وہ ان الزامات پر اپنا موقف بتائے۔ کذاب یوسف سے اس کی رہائش گاہ پر ملاقات کے لیے جب راقم الحروف اپنے فوٹو گرافر اور ساتھیوں کے

ہمراہ پہنچا تو کذاب یوسف نے فوٹوگرافر کو بھی اندر آنے کی اجازت نہ دی اور راقم الحروف کی بھی جامہ تلاشی کے بعد برنکس کمپنی کے فراہم کردہ سیکورٹی گارڈ نے ہمشکل اندر جانے دیا۔ کذاب یوسف سے گفتگو ہوئی' وہ سخت پریشان اور باربار قسمیں اٹھارہا تھا۔

اس سے جو سوال ہوئے وہ کچھ اس طرح تھے :

خبریں : کیا آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے ؟

یوسف علی : میں نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا البتہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلافت عظمیٰ عطا ہوئی ہے اور جب یہ عطا ہمیں ہوئی ہے ہمیں حضرت کہا جانے لگا ہے۔ یہ خلافت عظمیٰ اس وقت تک عطا نہیں ہوتی جب تک انسانی جسم سے Sex کا عنصر ختم نہ ہو جائے اور مجھ سے سیکس سمیت تمام جسمانی قوتیں چھین لی گئی ہیں۔ میں اپنے سمیت ہر انسان کے اندر اللہ اور محمد ﷺ کے نور کو موجود سمجھتا ہوں۔

خبریں : کراچی اور لاہور کی بعض کنواری اور شادی شدہ خواتین جنہیں (نعوذباللہ) محمد ﷺ کی حیثیت سے آپ نے اپنا دیدار کروایا ہے اور آپ کے اعلان کے بعد آپ کے روحانی نکاح میں بھی آئی ہیں۔ آپ محفلوں میں انہیں اپنی ازواج مطہرات قرار دیتے ہیں اور ان میں سے دو ایک جو منحرف ہو چکی ہیں' آپ پر انتہائی گندے الزامات لگاتی ہیں اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے اس بات کی معافی مانگتی ہیں کہ وہ آپ کو (نعوذباللہ) محمد ﷺ سمجھتی رہیں۔

یوسف علی : میری صرف ایک بیوی طیبہ یوسف ہے۔ میں ان خواتین کو نہیں ملا مگر یہ خواتین بھی اپنی جگہ سچی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ خواتین مجھ سے ملی ہوں یا پھر میرا ہمشکل ان سے ملتا رہا ہو۔ ویسے میں آپ کو ایک بات بتادوں' یہ خواتین اس لیے بھی سچی ہو سکتی ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پیاروں اور نیک بندوں کی شکل میں نیک لوگوں سے ملتے ہیں۔

اللہ پاک کسی بھی انسانی شکل میں دنیا میں آسکتے ہیں۔ یہ اللہ کی مرضی ہے کہ وہ کس شکل میں دنیا میں آنا پسند کرتے ہیں۔

خبریں : آپ نے ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی نامی ادارہ دس سال سے بنا رکھا ہے' اس کا ہیڈ آفس کہاں ہے' اس کے ممبران کون ہیں اور اس کا ایڈریس کیا ہے ؟

یوسف علی : ورلڈ اسمبلی کا ڈائریکٹر جنرل میں ہوں۔ عملی طور پر اس کا صدر دفتر لاہور میں ہے۔ مگر روحانی طور پر یہ مدینہ شریف میں ہے۔ اس کا فی الحال کوئی عہدیدار نہیں اور لاہور میں اس کا ایڈریس میرا گھر ہے۔

خبریں : آپ نے محمد ﷺ کی حیثیت سے اپنا دیدار کرواکر درجنوں لوگوں سے لاکھوں کروڑوں روپے لوٹے ہیں۔ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں ؟

یوسف علی : جس کسی نے مجھ سے پیسے لینے ہیں' ثبوت پیش کر کے رقم واپس لے لے۔

میں رقم دینے کے لیے تیار ہوں۔

خبریں: جو خواتین و حضرات آپ کو محمد ﷺ رسول اللہ سمجھتے ہیں کیا وہ غلطی پر ہیں؟

یوسف علی: (مسلسل خاموشی کوئی جواب نہیں۔ پھر انہوں نے اپنی میز کی دراز سے فائل نکال کر دکھائی جس میں انہوں نے کراچی اور لاہور کے ڈاکٹروں سے یہ تحریر لے رکھی تھی کہ وہ جنسی طور پر مفلوج ہیں۔)

خبریں: مرد کی ذات اس کمزوری کو چھپاتی ہے آپ کو اعلان کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی؟

یوسف علی: (خاموش کوئی جواب نہیں دیا)۔

اس نوعیت کے متعدد سوالات کا کذاب یوسف کوئی جواب نہ دے سکے اور مسلسل یہی اپیل کرتے رہے کہ میری مدد کریں۔ بعض لوگ مجھے بدنام کر رہے ہیں۔ دراصل یہ وہ الجھے ہوئے لوگ ہیں جو حقیقت کو نہیں پا سکے اور اس مشکل موقع پر میری مدد اور معاونت کریں۔ میں آپ کے ادارے کا تا زندگی احسان مند رہوں گا۔

قارئین! کذاب یوسف کے ڈسے ہوئے اور اس کی باتوں کو سچ سمجھ کر اپنا ایمان وقتی طور پر خراب کرنے اور بہت جلد ہی راہ راست پر آجانے والے ان افراد نے روزنامہ "خبریں" کو کذاب یوسف کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹس بھی فراہم کیں جن میں کذاب یوسف کے کالے کرتوت باقاعدگی سے شائع کیے تو کراچی سے خیبر تک ایک طوفان امڈ آیا۔ کذاب یوسف کے کرتوتوں پر مشتمل پہلی تفصیلات 23 مارچ 1997ء کو "خبریں" میں شائع ہوئی جن میں ملعون کی ڈائری آڈیو ویڈیو کی تقاریر طریقہ واردات اور عزائم کو بے نقاب کیا گیا۔

تقریروں تحریروں آڈیو اور ویڈیو کیسٹ کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:

1- (نعوذباللہ) میری کمر پر وہی مہر نبوت ہے جو 14 سو سال پہلے نبی کریم محمد ﷺ کی کمر پر تھی۔

جس طرح 14 سو سال قبل محمد ﷺ کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اس قسم کی صورت حال میرے ساتھ بھی ہے۔ اور تو اور میری اپنی بیوی طیبہ یوسف بھی گستاخی کرتی تھی اور میرے نور کو ماننے سے انکاری تھی۔ پھر میں نے قادر مطلق کو اس صورت حال سے آگاہ کیا۔ بس پھر معجزہ رونما ہوا۔ ایک رات لائیٹ چلی گئی میں جو کہ مہر نبوت کے حوالے سے سخت احتیاط کرتا تھا اندھیرے کا فائدہ اٹھا کر قمیض بدلنے لگا تو قمیض اتارتے وقت لائٹ واپس آگئی اور میری بیوی طیبہ نے میری کمر پر مہر نبوت دیکھ لی۔ بس پھر کیا تھا وہ میرے قدموں میں گر گئی اور معافی مانگنے لگی۔ پھر میں نے قادر مطلق

کے حکم پر اسے معاف کر دیا۔

-2 رسول کریم ﷺ اس دنیا میں 99 مرتبہ تشریف لائیں گے' جتنے ان کے نام ہیں اتنی مرتبہ ان کی دنیا میں حاضری ہو گی۔ اب کہ میری شکل میں 92 ویں مرتبہ دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ میری شکل میں دنیا پر جو حضرت محمد ﷺ کی شان ہے وہ پہلے کبھی نہ تھی۔ 14 سو سال پہلے جب وہ اپنے اصل جسم میں تھے تو بہت سادہ تھے۔ مسجد نبوی بھی سادہ تھی۔ آج جو مسجد نبوی کی شان ہے وہ (نعوذباللہ) مسجد نبوی والے کی شان ہے۔ اس وقت حضور ڈیوٹی پر تھے۔ آج میری شکل میں ڈیوٹی پر ہیں۔

بدبخت نے کراچی اور لاہور کے بعض گھروں میں اپنے لیے خصوصی کمرے بنوائے ہوئے تھے جنہیں وہ ملعون غار حرا قرار دیتا تھا۔ یہاں لڑکیوں سے علیحدگی میں ملتا تھا۔ کراچی میں اس قسم کے ایک کمرے میں اپنے خاص مرید عبدالواحد کی بہو (ش) کے ذریعے متعدد کنواری لڑکیوں کو بے آبرو کیا۔

کذاب یوسف جس گھر میں جاتا لوگوں سے مصافحہ کے بعد باتھ روم میں چلا جاتا۔ چالیس سے پچاس منٹ تک باتھ روم میں رہتا اور کوئی نہ کوئی عمل پڑھتا رہتا اور جب باہر آتا تو لوگ اس کی ایک ایک بات پر عش عش کرتے اور اس پر صدقے واری جاتے۔ خواتین کو وہ ایک بار کثرت سے کہتا کہ قادر مطلق نے ان کے جسم سے تمام منفی قوتیں چھین لی ہیں۔

-3 لعنتی بار بار Sex کے عنصر کے خاتمے کا اعلان کرتا تو عورتیں اور جوان لڑکیاں بھی اس کی نشست پر بیٹھنے لگیں۔ پھر وہ محفل میں لوگوں کے سامنے اعلان کرتا کہ آج سے فلاں لڑکی ہمارے نکاح میں ہے تاہم اس کی دنیاوی شادی ہو سکتی ہے کیونکہ دنیاداروں کا تعلق کسی دنیادار سے ہی بن سکتا ہے۔

-4 کذاب یوسف نے اپنے مرید افراد اور خواتین کو یہ ہدایت کر رکھی تھی کہ جب بھی وہ ان سے ملنے آئیں تو سلام کی بجائے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہیں۔ لڑکیوں کو بھی یہ حکم تھا کہ وہ فون پر بھی یہی سلام دہرائیں۔

-5 ملعون نے اپنے مریدوں میں بھی مشہور کر رکھا تھا کہ اس کی محفل میں جتنی دیر بھی کوئی شخص بیٹھے اور اس دوران نماز کا وقت ہو اور ہمارا بیان جاری ہو تو نماز کی قضا نہیں۔ نماز عام لوگوں کے لیے ہے' ہم مصطفوی خاندان کے لوگ ہیں اور جو جو ہمارے مرید ہیں وہ اسی خاندان کے اراکین ہیں اور یہ سب اعلیٰ پائے کے لوگ ہیں۔ روز محشر جب تمام لوگ اپنے اعمال نامے ہاتھوں میں لیے ادھر ادھر بھاگ رہے ہوں گے مصطفوی

خاندان کے لوگ جنت کے سب سے اعلیٰ مقام پر "دارالوریٰ" میں اللہ پاک کے سامنے بیٹھے کافی پی رہے ہوں گے۔ اگر محفل میں کوئی شخص نماز کی طرف توجہ دلاتا تو اس کی امامت میں مرد اور خواتین ایک ہی صف میں اکٹھے نماز پڑھتے۔ کوئی اعتراض کرتے تو یوسف جھاڑ پلا کر کہتا کہ اپنے اندر کا گند باہر پھینک آو' یہاں صرف امتی موجود ہیں۔ امتی میں مرد عورت نہیں ہوتے۔ وہ لوگوں کو یہ بھی کہتا کہ ہم اور آپ پاک لوگ ہیں۔ وضو وہ کریں جنہیں نجاست لگی ہو۔ آپ مصطفوی خاندان کے لوگ دامن نچوڑیں تو فرشتے وضو کریں۔

-6 ایک شخص نے مہر رسالت دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا تو بھری محفل میں یوسف نے کہا کہ میں تیار ہوں مگر تم مہر رسالت دیکھنے کی قیمت دو۔ وہ شخص قیمت دینے پر تیار ہوا تو اسے کہا گیا کہ اپنی بیوی کو طلاق دو' یہ مہر رسالت دیکھنے کی قیمت ہے۔ وہ شخص خاموش ہو گیا۔ پھر ملعون نے عبدالواحد کی بہو (ش) کو بھری محفل میں بتایا کہ آپ مہر نبوت دیکھ چکی ہیں' آپ بتائیں کہ آپ پر کیا بیتی تھی؟ جس پر (ش) سبحان اللہ کہنے لگتی اور لوگ متاثر ہونے لگتے۔

-7 کذاب یوسف نے کراچی میں اپنے معاملات ایک ریٹائرڈ سینئر آفیسر احمد الدین خان کے بیٹے سہیل احمد کے سپرد کر رکھے ہیں۔ اس کی شادی بھی اپنی پسند سے کرائی۔ احمد دین کے پاس کذاب یوسف کے کرتوتوں کا اچھا خاصا ریکارڈ ہے۔ ایک مرتبہ سہیل کی والدہ اور بہن بھی یوسف علی کی محفل میں آ گئیں تو سہیل نے اپنی والدہ اور بہن کو زبردستی گھر بھجوا دیا۔

-8 کراچی کے عبدالواحد خان کو ملعون نے حضرت عمر فاروق کا درجہ دے رکھا تھا اور اس کا باقاعدہ اعلان لاہور کی مسجد بیت الرضا میں کیا' اور بتایا کہ انہوں نے منزل پا لی ہے۔ یہ دنیاوی اور ابدی زندگی اور جنت میں بھی ہمارے ساتھ ہوں گے۔

-9 کراچی کے ایک شخص نے رمضان المبارک میں کذاب یوسف سے اجازت طلب کی کہ وہ عمرے پر جانا چاہتے ہیں۔ یوسف کذاب سیخ پا ہو گیا اور کہنے لگا کہ لوگ عمرے پر کیوں جاتے ہیں؟ کیوں اخراجات کرتے ہیں؟ مکین کو ادھر چھوڑ کر مکان کے پاس کیا لینے جاتے ہیں؟ در و دیوار کو چھوتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ مکین تو پاکستان میں ہے۔ سعودی عرب میں تو خالی در و دیوار ہیں۔ پھر وہ مزید بکواس کرتے ہوئے کہتا ہے کہ سعودی عرب نے در و دیوار مانگے انہیں مل گئے۔ پاکستان کے لوگوں نے نبی کو مانگا تو انہیں یہ مل رہا ہے۔ یہ آپ کو فیصلہ کرنا ہو گا کہ آپ کو حضور چاہیے یا حضوری۔ اگر

حضور چاہتے ہیں تو رک جائیں۔ حضور پاکستان میں ملیں گے اور جب حضور ملیں گے تو حضوری خود بخود مل جائے گی۔

-10 کذاب یوسف اپنے مریدین کو انگریزی فلم The Message بار بار دیکھنے کے لیے کہتا اور ان کے ساتھ خود بھی دیکھتا۔ پھر ایک سین لوگوں کو دکھاتا جس میں ایک شیطانی جسم ختم ہوتا ہے اور اس کی روح کسی اور میں منتقل ہو جاتی ہے۔ پھر وہ لوگوں سے کہتا کہ جس طرح اس فلم میں روح منتقل ہوئی ہے بالکل اس طرح 1995ء میں (یا اللہ میری توبہ) اس کے جسم میں بھی حضور کی روح (نعوذباللہ منتقل ہوئی تھی۔

-11 ایک شخص شاہد خان نے بتایا کہ یوسف کذاب سفلی علوم کا ماہر ہے اور کلام پاک کی آیات کو الٹا پڑھتا ہے۔ قرآن مجید کے حروف مقطعات کو بھی الٹا کر پڑھتا ہے اور لوگوں کو اپنے جادو میں جکڑ لیتا ہے۔ شاہد خان نے مزید بتایا کہ ان کی اہلیہ کو بھی ملعون حضرت محمد ﷺ کی حیثیت سے اپنا دیدار کروا چکا ہے۔ پھر ہم نے کوئٹہ سے ایک عالم دین مولانا عبدالرحمان کو بلایا جو 11 گھنٹے تک کلام پاک کی عبادت کرتے رہے اور مختلف آیات پڑھ کر ان کی اہلیہ پر دم کرتے رہے۔ ان کی اہلیہ اس دوران ڈرائنگ روم میں پڑی ہوئی اشیاء اور ڈرائنگ روم کا دروازہ توڑنے میں مصروف رہیں۔ پھر بے ہوش ہو کر گر پڑیں تو مولانا عبدالرحمان نے کہا کہ تھوڑی دیر بعد ٹھیک ہو جائیں گی اور وہ تھوڑی دیر بعد ٹھیک ہو گئیں۔

-12 فروری 1997ء کو ملت پارک لاہور کے علاقے میں واقع ایک مسجد بیت الرضا میں اپنی تقریر کے دوران اس لعنتی نے دو افراد عبدالواحد خان اور سید زید زمان کا اعلیٰ صحابی ہونے کا اعلان کیا اور پھر اپنی تقریر میں تقریباً سوا سو افراد کی موجودگی میں یہ بات کہی کہ خوش نصیب انسانو! آج آپ کی محفل میں القرآن بھی موجود ہے' آج اس محفل میں سو صحابہ کرام موجود ہیں۔ ایک ایک صحابی اپنی جگہ پر نمونہ ہے۔ ایک ایک کا تعارف کرانے کو جی چاہتا ہے لیکن آج صرف ہم دو کا تعارف کروائیں گے۔

محمد عبدالواحد ایک ایسے صحابی ایک ایسے ولی اللہ ہیں' پوری کائنات میں ان کا خاندانِ رسولؐ سے سارے کا سارا وابستہ ہے۔ محمد رسول اللہؐ سے وابستہ ہو کر یہ خاندان محمد مصطفیٰ تک پہنچا ہے۔

اس کے بعد عبدالواحد خان نے کھڑے ہو کر تقریر کی اور صحابی بننے کی مبارکباد وصول کی۔

پھر کذاب یوسف نے یہودی سیکورٹی کمپنی کے ملازم سید زید زمان کا تعارف بھی صحابی

کی حیثیت سے کرایا۔ اس نے بھی کھڑے ہو کر مختصر خطاب کیا (کذاب یوسف کی آڈیو کیسٹ کے یہ اقتباسات پولیس اور مقدمے کے ریکارڈ میں موجود ہیں جبکہ کیسٹ فائل مقدمہ بن چکی ہے)۔

کذاب یوسف نے مذکورہ بالا باتیں جذب کی کیفیت میں کہی تھیں۔

-13 کراچی سے تعلق رکھنے والی ایک نوجوان طالبہ نے 'جو بدبخت کے نکاح میں تھی' روتے ہوئے "خبریں" کو بتایا کہ وہ اس کو بیٹی کہہ کر "شیطانی" کرتا رہا اور میں اسے محمد سمجھ کر قبول کرتی رہی۔ اللہ مجھے معاف کرے۔ میں گناہ کبیرہ کی مرتکب ہوئی ہوں۔ اس بچی نے روتے ہوئے "خبریں" کو بتایا کہ وہ بے غیرت مجھے یہ کہتا تھا کہ تم خدا کا نور ہو اور میں محمد ہوں جس طرح (نعوذباللہ) اللہ اور محمد عرش پر پیار کرتے ہیں' ہم فرش پر کریں گے۔ اس خاتون نے قسمیں اٹھاتے ہوئے "خبریں" کو بتایا کہ کوئی خاتون اپنے کردار پر الزام نہیں لگاتی مگر یہ حرمت رسولؐ کا معاملہ ہے' اللہ مجھے معاف کرے۔ وہ کئی لڑکیوں کو محمد رسول اللہ بن کر تباہ کر چکا ہے۔ اس خاتون نے مزید بتایا کہ وہ بدبخت کہتا تھا کہ اسے 99 شادیاں کرنے کا حکم ہے۔ محمدؐ کے جتنے نام ہیں اتنے ہی (نعوذباللہ' نعوذباللہ) روپ ہیں اور ہر روپ کے لیے ایک بیوی رکھنے کی اجازت ہے۔ اس خاتون نے روتے ہوئے کہا کہ اگر وہ اس کے سامنے آجائے تو وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے ہاتھ' کان' ناک اور ٹانگیں توڑیں گی۔

-14 کذاب یوسف اپنی تحریروں اور اپنی ڈائریوں میں اللہ تعالیٰ کی (نعوذباللہ) جسمانی ساخت بیان کرتے ہوئے ایک جگہ لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ طبعی جسم رکھتے ہیں۔ پھر وہ اپنے اس دعوے کی وضاحت اس طرح کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بولتا ہے' سنتا ہے' حکم دیتا ہے' چلتا ہے۔ یہ تمام خواص طبعی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ طبعی جسم رکھتے ہیں۔

-15 کراچی میں کذاب یوسف کے دو چیلوں عبدالواحد خان اور سہیل نے "خبریں" کو بتایا کہ جلد حضرت باہر آکر پوری دنیا کے علماء کو چیلنج کریں گے۔ ابھی میں ان کے دیئے ہوئے علم کے صدقے پورے پاکستان کے تمام علماء کو چیلنج کرتا ہوں جنہوں نے قرآن مجید حفظ کر رکھے ہیں مگر انہیں سمجھ نہیں۔ عبدالواحد نے کہا کہ یہ نوجوان جس کا نام سہیل ہے' پانچ منٹ میں حضور (کذاب یوسف) کے دیئے ہوئے علم کے طفیل نامی گرامی ملاؤں کو فارغ کردے گا۔ یوسف علی تو سراپا نور ہیں' ان میں تو Sex کا عنصر موجود ہی نہیں۔ لڑکیاں تو نہ جانے کس کس کے الزام حضرت جی پر تھوپ رہی ہیں۔ اس موقع پر سہیل نے کہا کہ میرے مرشد' میرے آقا' میرے حضرت اور میرے حضور دنیاؤں

کی آزمائش میں ہیں اور یہ حضور کے شعب ابی طالب کا زمانہ ہے۔ ہم جلد کسی انٹرنیشنل ٹی وی پر اوپن چیلنج کریں گے کہ آئیں اور دین کی تعلیمات پر بات کریں۔ ذرا مقدمہ شروع ہونے دیں، دیکھیں ہم عدالت میں ثابت کریں گے کہ حضرت جی کی تعلیمات کیا ہیں اور حضرت جی کے جذب کے عالم میں کہے ہوئے جملوں کو جاہلوں نے کس انداز میں پیش کیا ہے۔

16- کذاب یوسف کے حوالے سے ایک لڑکی کا اپنی سہیلی کو لکھے گئے خط کا انتہائی مہذب اقتباس اس طرح سے ہے کہ یہ لڑکی کذاب یوسف کے تعلق کی وجہ سے حاملہ ہو گئی ۔پھر کذاب یوسف نے کراچی کے کمال ہسپتال میں ڈاکٹر نزہت کمال سے اس کا ابارشن کروا دیا۔ اس لڑکی نے تمام صورت حال سے اپنی سہیلی کو آگاہ کیا۔ جہاں بھی کذاب کا نام آتا وہ وہاں انگلش میں HJ یا حضرت جی لکھتی ہے اور کہتی ہے کہ وہ 21 دن حضرت جی کے ساتھ رہی اور ہسپتال والا واقعہ ہوا۔ پتہ نہیں یہ سب کیسے ہو گیا۔ اب کچھ اچھا نہیں لگتا۔ میں نے اپنا آپ مار لیا ہے اور مجھ میں حوصلہ نہیں رہا۔ مجھے ایک بات بتاؤ کہ میں نے حضرت جی کو اتنا ٹوٹ کر کیوں چاہا۔ اس طرح بھی ہوا کہ میں سب کے ساتھ بھی لڑ کر حضرت جی کے پاس چلی جاتی۔

17- کراچی کے ایک دست شناس سراج نے کذاب یوسف کے دونوں ہاتھ دیکھ کر بتایا کہ یہ ابنارمل آدمی کا ہاتھ ہے۔ اس کا ایک ہاتھ مکمل طور پر شیطان کا ہاتھ ہے۔ اس کے ایک ہاتھ میں تمام شیطانی قوتیں موجود ہیں جبکہ بایاں ہاتھ مختلف ہے۔ آخر عمر میں درجنوں معاشقوں کی نشانیاں ہیں اور عورتوں کی وجہ سے ہی ذلیل ہونا لکھا نظر آرہا ہے۔

18- کذاب یوسف کے بارے میں کراچی کے ایک مجذوب نے بتایا کہ وہ جیل ہی میں مرے گا۔

قارئین کرام! ابوالحسنین محمد یوسف علی المعروف کذاب یوسف روزنامہ "خبریں" کی کوششوں سے 29 مارچ 1997ء سے توہین رسالت کی دفعات 295a,295b,295c,298a,406,420,505 اور 508 کے تحت گذشتہ دو سال سے جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہے۔ "خبریں" کو اس عرصے کے دوران نبی کریمؐ کی حرمت کے تحفظ کی خواہش رکھنے والے اور اس کے لیے جان قربان کر دینے والے سینکڑوں نوجوانوں نے رابطہ کیا۔ آج بھی سینکڑوں جوان غازی علم دین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس لعنتی کردار کے وجود سے اس پاک دھرتی کو پاک کرنا چاہتے ہیں مگر جیل کی سلاخیں ان کے راستے کی رکاوٹ ہیں۔ دوسرے "خبریں" نے بہت کوشش کی کہ کوئی قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لے بلکہ قانون کے مطابق عدالت سے اسے

سزا دلوائی جائے۔ آج بھی سینکڑوں نوجوان غصے میں اپنا سر جھٹکتے ہیں اور کذاب یوسف کو جہنم رسید کر کے نبی کریمؐ کو چاہنے والوں کی فہرست میں اپنا نام درج کروانا چاہتے ہیں۔ اس بات کی پروا نہیں کہ کذاب یوسف کو جہنم رسید کرنے کے بعد ان کے ساتھ کیا ہوگا۔ یہ نوجوان ٹولیوں میں آج بھی "خبریں" کو ملتے ہیں' خط لکھتے ہیں اور اس کے ایک ایک رات زندہ رہنے پر کڑھتے ہیں مگر جن لوگوں نے فیصلے کرنے ہیں وہ شاید ان نوجوانوں کی طرف اپنے آپ کو اللہ پاک کے سامنے جواب دہ نہیں کہتے۔ ان کے لیے شاید توہین رسالت اہم نہیں' انگریز کا بنایا ہوا توہین عدالت کا قانون اہم ہے۔ آج بھی نوجوان قسمیں کھاتے ہیں کہ کذاب یوسف جس رات رہا ہوا وہ اس کی زندگی کی آخری رات ہوگی۔ نوجوان منصوبے بنائے بیٹھے ہیں اور دوسری طرف کذاب یوسف کے چیلے بھی اس ملعون کو رہا کرواتے ہی بیرون ملک لے جا کر بسانے اور یہودیوں کے ٹی وی سیٹلائٹ چینلز کے ذریعے اس کی خرافات کو مقبول عام کروانے کی تیاریاں کر چکے ہیں۔

آپ کو یہ جان کر بھی حیرت ہوگی کہ ہماری حکومت کے لیے انتہائی معمولی اہمیت رکھنے والا کذاب یوسف مسلم دشمن' اسلام دشمن اور پاکستان دشمن قوتوں کے لیے کتنی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ اگر اس فتنے کو چھوڑا گیا اور عدالت کے ڈر سے سزا نہ دی گئی تو شاید یہ فتنہ نبی کریمؐ کے وصال کے بعد اہانت رسالت کے حوالے سے اب تک پیدا ہونے والے تمام فتنوں سے آگے نہ بڑھ جائے کیونکہ شیخ سعدی شیرازی کا قول ہے کہ چشمے کا دہانہ ابتدا میں ایک بیلچہ مٹی سے بند کیا جا سکتا ہے مگر کچھ دن گزار دیے جائیں تو اس چشمے کے پانی میں اونٹ بھی ڈوب جاتے ہیں۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں مزید کسی امتحان میں اس فتنہ کے حوالے سے نہ ڈالے۔

(اڈیشن روزنامہ "خبریں" لاہور' 9 اپریل 1999ء)

کذاب یوسف کون ہے؟

یوسف علی عرف کذاب یوسف تحصیل جڑانوالہ کے ایک شخص وزیر علی کے گھر پیدا ہوا۔ اس کا ایک بھائی ناصر نصر اللہ وحید سعودی عرب میں رہتا تھا۔ یوسف علی فوج میں کمیشن آفیسر تھا مگر کپتان کے عہدے سے ہی اس کو فوج سے نکال دیا گیا۔ پھر اس کے بعد سعودی عرب چلا گیا اور دینی کتب کا مطالعہ کرتا رہا' اس دوران اس کے بھائی ناصر نصر اللہ وحید کی شادی اندرون شہر کی رہائشی ایک انتہائی خوبرو لڑکی سے ہوگئی۔ یوسف علی نے اپنے چھوٹے بھائی کے سعودی عرب جاتے ہی اس کی بیوی کو دام میں پھنسا لیا اور اس بات کا پتہ کئی ماہ بعد ناصر نصر اللہ وحید کو چلا تو اس نے خودکشی کر لی۔ اس نے اپنی بیوی کو کذاب یوسف کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں دیکھ کر تھپڑ مارنے کی کوشش کی تو اس نے شرمسار ہونے کے بجائے کھل کر یوسف علی کا ساتھ دیا' جس پر ناصر نصر اللہ

وحید نے زہر کھالیا۔

جدہ میں کذاب یوسف بظاہر کوئی کام نہیں کرتا تھا مگر اسے ہر ماہ مختلف ممالک سے تنخواہوں کے چیک وصول ہوتے تھے۔ پھر اس نے ڈاکٹر غلام مرتضٰی کے ہاں جدہ میں آنا جانا شروع کر دیا۔ پھر وہیں سے دنیا بھر میں اپنے رابطے بنائے۔ 1988ء میں پاکستان آگیا اور اپنے دوستوں سے کہا کہ اسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ ٹھیک 4 سال بعد 1992ء میں اسلامی انقلاب کے بعد بننے والی حکومت کی سربراہی کرو۔ پھر اس نے دینی موضوعات پر اخبارات اور رسائل میں مضامین لکھنے شروع کروائے۔

ایک روزنامہ کے ادارتی صفحہ پر اپنے کالم تعمیر ملت میں نبی کریمؐ کی شان کے حوالے سے مختلف چیزیں بیان کرتا۔ پھر اس نے 500 روپے فی جمعہ کے حوالے سے مسجد بیت الرضا میں خطبہ جمعہ دینا شروع کر دیا اور جمعہ کے بعد مسجد سے ملحقہ حجرے میں محفل لگانا شروع کر دی۔ یہیں وہ مختلف لوگوں کو بشارت دیتا کہ آپ اس وقت تک انتقال نہیں کریں گے جب تک رسول کریمؐ سے باقاعدہ ملاقات نہیں کرتے۔ لوگ سن کر خوش ہو کر اپنی جان نچھاور کرتے۔ پھر یہ یہیں درود شریف پڑھنے پر لگا دیتا اور دبے لفظوں میں دعویٰ کرتا کہ وہ حضورؐ سے کسی کی بھی ملاقات کروا سکتا ہے۔ حضور سے ملاقات کے لیے وہ 3 شرائط رکھتا اور کہتا کہ صرف 3 قسم کے لوگ حضور کا دیدار کر سکتے ہیں:

1- شیر خوار بچے کی طرح پاک شخص۔
2- ایسا مجذوب جو دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو۔
3- ایسا شخص جو حضورؐ کے نام پر تن' من اور دھن قربان کر سکے۔

پہلی دونوں شرطیں تو کسی کے بس میں نہ تھیں' البتہ تیسری شرط کے لیے لوگ سب کچھ کرنے کے لیے تیار ہو جاتے۔ کسی سے کہتا کہ آپ کا ٹیسٹ ہے' ساری دولت مجھے دیں۔ کسی سے گھر کی رجسٹری مانگ لیتا۔ کسی سے کہتا کہ آپ کو اپنی بیوی کو طلاق دینا ہوگی اور ایسی بات صرف اس شخص کو کہتا جس کی بیوی خوبصورت ہوتی۔

پھر وہ اس شخص کا ردعمل دیکھ کر کہتا کہ طلاق دینے میں کوئی حرج نہیں۔ مصطفوی خاندان میں شمولیت اختیار کرنے کے بعد آپ کی اہلیہ کو بھی شامل کر لیں گے اور دوبارہ نکاح پڑھا دیں گے۔ جب یہ مفتی دیکھتا کہ کوئی شخص نبی کریمؐ کے دیدار کے لیے اندھا ہوا جا رہا ہے تو اس کو درود شریف پڑھواتا' پھر اس کو کمرے میں لے جاتا اور اس کمرے میں کذاب یوسف اور دیدار کرنے والے کے علاوہ کوئی بھی تیسرا شخص موجود نہ ہوتا۔ پھر یہ اسے کہتا کہ آنکھیں بند کرو اور درود شریف پڑھو' پھر کہتا کہ آنکھیں کھولو اور پوچھتا کہ دیدار ہوا؟ سامنے بیٹھا شخص حیرانگی سے ادھر ادھر

دیکھتا کہ کمرے میں کذاب یوسف کے علاوہ تو کوئی موجود نہیں تو پریشان ہو جاتا' جس پر کذاب یوسف ایسے کہتا "انا محمد" (میں ہی محمد ہوں)۔ میرا یہ راز کسی کو مت بتایئے گا' درود شریف پڑھتے رہئے گا اور مجھ پر بھیجتے رہیے گا۔ جلد ہی ہم دنیا بھر میں اپنا آپ ظاہر کریں گے۔

(روزنامہ "خبریں" لاہور' 9 اپریل 1999ء)

مولانا شاہ احمد نورانی

جے یو پی کے سربراہ اور ورلڈ اسلامک مشن کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نے کہا کہ ابوالحسنین یوسف علی نے جو کچھ کہا کہ آڈیو اور ویڈیو میں جس طرح صحابہ کرامؓ کو پیش کیا جس طرح اس کے گواہان بتاتے ہیں وہ پکا پکا واجب القتل ہے' وہ گستاخ رسول ہے۔ اس ملعون کو قتل کرنے کے لیے کسی فتوے کی ضرورت نہیں کیونکہ گستاخ رسول کے قتل کا فتویٰ 14 سو سال قبل نبی کریمؐ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دے دیا تھا اور مملکت کے حالات خراب ہونے کے باوجود تمام محاذوں سے سپہ سالاروں کو واپس بلایا تھا اور سب سے پہلے مسیلمہ کذاب کے فتنے کا خاتمہ کیا تھا۔ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس مسیلمہ کذاب کے دو آدمی پیغام لے کر آئے تھے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پوچھا تھا کہ کیا آپ بھی اس کے ماننے والوں میں سے ہیں تو پیغام لانے والوں نے ہاں کہا مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ اگر پیغام لانے والوں کو قتل کرنے کی حضرت محمدؐ نے اجازت دی ہوتی تو میں آپ کی گردنیں بھی کاٹ دیتا۔ کذاب یوسف خود ہی نہیں بلکہ اس کے ماننے والے بھی واجب القتل ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فتوے کے بعد مزید کسی فتوے کی گنجائش نہیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی نے مزید کہا کہ جو شخص خانہ کعبہ میں داخل ہو جاتا ہے اس کو امن مل جاتا ہے مگر گستاخ رسول کو خانہ کعبہ کے پردوں میں بھی پناہ نہیں دی گئی تھی اور اس کو خانہ کعبہ کے اندر ہی قتل کیا گیا تھا۔ نبی کریمؐ کے ناموس کے تحفظ کے لیے جو شخص بھی کام کرتا ہے اسے دنیا و آخرت میں اس کا صلہ ملتا ہے۔

(روزنامہ "خبریں" لاہور' 9 اپریل 1999ء)

اور مقدمہ جاری ہے......

ماہرین کے مطابق کسی مقدمے کی کارروائی 2 سال تک شروع نہ ہو یا کسی ملزم کو جیل میں بطور حوالاتی اتنی مدت گزر جائے تو وہ ضمانت پر رہا ہو سکتا ہے۔ حرمت رسولؐ کے چور' لعنتی کردار اور امت مسلمہ پر بدنما داغ کذاب یوسف کو بھی جیل میں 2 سال گزر چکے ہیں۔ اس کے مقدمے کی فائل بعض اطلاعات کے مطابق گم ہو چکی ہے۔ راقم الحروف نے اس کیس کو شروع کیا اور کذاب یوسف کو

جیل کی سلاخوں تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کیا ہے' اس مسئلے پر ایک بھی لفظ لکھنے سے پہلے کذاب یوسف کا اس کی رہائش گاہ پر ڈیڑھ گھنٹے سے زائد انٹرویو کیا اور جب تک اس بات کا یقین نہیں کر لیا کہ یہ بدبخت واقعی لعنتی ہے' اس وقت تک ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ آج 2 سال گزر چکے ہیں اور میں اس انتظار میں ہوں' کوئی عدالت تو طلب کرے کہ بھائی کذاب یوسف کے بارے میں اتنا کچھ کیوں لکھتے رہے۔ درجن سے زائد گواہان انگاروں پر لوٹ رہے ہیں اور عدالت کے سامنے پیش ہو کر اور رو رو کر حرمت رسولؐ کے اس کذاب یوسف کے کردار کو بیان کرنے کے لیے بے چین ہیں' وہ طے کئے بیٹھے ہیں کہ عدالت میں 3 گھنٹے بھی بولنا پڑا تو سر پر قرآن رکھ کر بولیں گے۔ بولنے سے پہلے یہ عہد کریں گے کہ الزام تراشی کریں تو اللہ پاک انہیں عدالت سے باہر جانے کی مہلت بھی نہ دے۔ مگر 2 سال گزر چکے ہیں' ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ کون سی عدالت یہ فیصلہ سنے گی۔ کبھی خصوصی عدالت' کبھی سیشن کورٹ' کبھی ہائی کورٹ' کبھی سپریم کورٹ' کبھی سنگل بنچ کورٹ' کبھی ہائیکورٹ' کبھی سپریم کورٹ' کبھی سنگل بنچ' کبھی ڈبل بنچ اور کبھی فل بنچ مگر مقدمے کا فیصلہ ہونا تو درکنار' مقدمے کی ابتدائی سماعت ہی شروع نہ ہو سکی۔ کذاب کی اہلیہ جو کل تک اس کی بنائی ہوئی دولت سمیٹتی تھی' آج اس دولت کے بل پر نت نئی رٹ پٹیشن کروا رہی ہے اور دوسری طرف اکیلا مجاہد اسماعیل قریشی (اللہ انہیں طویل عمر دے) اس پیرانہ سالی میں بھی کذاب یوسف کو سزا دلوانے کی جنگ لڑ رہے ہیں' اللہ انہیں ثابت قدم رکھے!

قارئین! اس عرصے کے دوران توہین عدالت کے مقدمات کا نہ صرف فیصلہ ہوا بلکہ مرتکب افراد کو سزائیں بھی ملیں مگر توہین رسالت کا کیس ابھی تک لٹکا ہوا ہے۔ آیئے اس کیس کو اللہ کی عدالت میں پیش کریں کہ شاید اسلامی جمہوریہ پاکستان میں یہ سعادت کسی کے نصیب میں لکھی ہوئی نظر نہیں آتی۔

(روزنامہ "خبریں" لاہور' 9 اپریل 1999ء)

ڈاکٹر غلام مرتضٰی ملک

کذاب یوسف کی گفتگو اور تقریروں کے حوالے سے معروف سکالر پروفیسر ڈاکٹر غلام مرتضٰی ملک نے کہا کہ اس صدی کا سب سے بڑا بدبخت انسان ہے۔ وہ اسے گذشتہ 15 سال سے جانتے ہیں' اوّل درجے کا جھوٹا' مکار اور گمراہ ہے۔ وہ بہت سی ایسی خواتین کو جانتے ہیں جنہیں اس ملعون نے اپنی ازواج مطہرات بنا رکھا ہے اور بہت سے حضرات کو جانتے ہیں جنہیں حضور نبی کریم کا دیدار کہہ کر اپنا دیدار کروا دیتا ہے۔ اگر کوئی وضاحت مانگے تو کہتا ہے اندھے ہو آنکھیں نہیں ہیں۔ اب تک رسول اللہ ﷺ کو نہیں پہچانتے۔ غلام مرتضٰی نے کہا کہ ہم اس کو کیپٹن یوسف کہتے ہیں

کیونکہ اسے فوج سے نکال دیا گیا تھا۔ جب میں سعودی عرب میں تھا تو اکثر میرے پاس آتا۔ کئی کئی دن قیام کرتا اور میرے گھر آنے جانے والے افراد کی خدمت کرتا۔ پھر مجھے پتہ چلا کہ اس نے ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی بنا رکھی ہے اور میرے کئی جاننے والوں سے اس نے لاکھوں روپیہ میرے ہی گھر بیٹھ کر رابطے کر کے بٹور لیے۔ پھر مجھے پتہ چلا کہ اس نے میرے دیرینہ دوست خواجہ غفور کی بیٹی اور داماد سے 35 ہزار ریال وصول کر لیے۔ انہی دنوں مجھے لندن سے ایک دوست کا فون آیا کہ انہوں نے کذاب یوسف کو ورلڈ اسمبلی کے لیے دس ہزار پاؤنڈ بھیجے ہیں۔ یہ بدبخت سعودی عرب' انگلینڈ' امریکہ اور کینیڈا سے ہزاروں ڈالر ریال اکٹھے کر کے لاہور آ گیا اور شادمان میں ڈیرے ڈال لیے۔ غلام مرتضٰی نے بتایا کہ وہ پاکستان آئے تو کذاب یوسف نے فرمائش کی کہ میں شادمان کی مسجد میں جمعہ پڑھاؤں۔ میں مسجد پہنچا تو اس نے میرا تعارف ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کے سرپرست کے طور پر منبر رسول پر کھڑے ہو کر کروایا۔ نمازِ جمعہ کے بعد میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے منبر رسول پر جھوٹ کیوں بولا تو اس نے کہا کہ میں نے آپ کی عزت کی وجہ سے ایسا کہا۔

غلام مرتضٰی ملک نے مزید بتایا کہ 1988ء میں مدینہ منورہ میں روضہ رسول پر بیٹھے تھے کہ ملعون ان کے پاس آیا اور کہنے لگا ابھی تھوڑی دیر قبل حضور نبی کریم ﷺ میرے پاس آئے تھے اور کہا ہے کہ تم اپنی کوششیں تیز کر دو کیونکہ 1992ء میں پاکستان میں اسلامی نظام پوری طرح نافذ ہو جانا ہے۔ کیپٹن یوسف کی یہ بات سن کر میں اور میرے ساتھی طیش میں آگئے مگر روضہ رسول کی حرمت کا تقاضا ہمیں خاموش کر گیا۔ میں نے صرف اتنا کہا کہ بدبخت انسان یہاں پر بیٹھے ہوئے یہ لوگ اتنے گونگے بہرے لوگ نہیں کہ حضور کے قدموں کی چاپ نہ سن سکیں۔ یہ لعنتی روضہ رسول پر بیٹھ کر بھی حضور کے حوالے سے جھوٹ بولتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے ایک دوست نے فائل بھیجی ہے جس میں اس مردود کی غفلت کے بہت سے ثبوت ہیں۔ ایسی تصاویر بھی ہیں جن میں وہ غیر عورتوں کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مردود کو پھانسی نہ دی گئی تو ایسی حرکتیں کرنے والوں کا سیلاب آجائے گا اور اسے سزا نہ دینے سے ہم پر عذاب نازل ہو گا۔ وہ کبھی بکواس کرتا ہے کہ اللہ تعالٰی کی روح اس میں حلول کر گئی ہے اور کبھی کہتا ہے کہ میں محمد ہوں۔ وہ اپنے خود پر درود و سلام بھجواتا ہے۔ ایسے ملعون کو جلد از جلد سزائے موت دی جانی چاہیے۔

(روزنامہ "خبریں" لاہور' 9 اپریل 1999ء)

یوسف کا اپنے مریدوں کے نام
لکھے گئے خط کا مکمل متن

کذاب یوسف کا اپنے مریدوں کے نام 15 جولائی 1994ء کو لکھے گئے خط کا عکس اور مکمل متن قارئین کے لیے پیش کیا جارہا ہے۔ اس خط کا پس منظر کچھ اس طرح سے ہے کہ کراچی کی ایک شادی شدہ لیڈی ڈاکٹر اس لعنتی کو پسند آگئی' اس نے مختلف حربوں سے اسے اپنے اثر میں لے لیا' پھر اس کے شوہر' سسر اور لڑکی کے باپ کو مجبور کیا کہ دونوں میاں بیوی میں علیحدگی ہو جائے تاکہ اس لیڈی ڈاکٹر کی باقی زندگی (نعوذباللہ) حضور کی ہمرکابی میں گزرے۔

اس خط کے آخری جملے بہت اہم ہیں کیونکہ ان جملوں میں لعنتی یوسف کہتا ہے کہ "ہمیں آپ سے بہت پیار ہے' یہ وہ پیار نہیں جو بشر کو بشر کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ یہ وہ پیار ہے جو نور کو نور سے' اللہ کو بندے سے اور رسول کو غلام سے ہوتا ہے' اس پیار کی قدر کریں۔"

15 جولائی 1994ء

ہمارے بہت ہی پیارو!

اسلام و علیکم ور حمتہ اللہ

آپ کے جائزے کی خاطر حاضر

(1) پس منظر' اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے حبیب پاکؐ کے صدقے اپنے ایک عبد خاص کو اس قابل بنادیا ہوا ہے کہ وہ "اہل" کو حضور پاکؐ سے ملواسکتا ہے' حضور پاکؐ سے ملاقات کے بعد ہی انسانی معراج کی ابتدا ہوتی ہے۔ انشاء اللہ ربیع الاول یوم میلاد سیدنا محمد بن عبداللہ کو کراچی میں ایک خوش نصیب کی آپ سے ملاقات ہوئی ہے۔ آپ کا خاندان اچھا لگا' اس میں سے (1) اسلم شیخ' (2) لڑکی "غ" (3) لڑکی "ت" اور (4) لڑکی کا شوہر "ن" کا انتخاب ہوا۔ (مشروط)

"غ" آزاد ہو جاتیں تو اسی دنیا میں ان کی زندگی حضور پاکؐ کی ہمرکابی میں گزرتی' ظاہرا "غ" کے شوہر "ن" کے لیے یہ ایک قربانی تھی اسی لیے اس کا انعام آپؐ کے ساتھ ملاقات تھی۔ "ن" نے یہ قربانی نہیں دی' اب وہ جانیں اور ان کے مرشد۔ "غ" سے ہم خوش ہیں' انشاء اللہ جب آزاد ہوں گی حضورؐ کے پاس ہوں گی۔ یہ آزادی انتقال سے پہلے ہوئی تو پہلے' اگر انتقال کے بعد ہوئی تو انتقال کے بعد قرب رسول کریمؐ عطا ہوگا جس کے بعد دیدار ذات حق اور معراج عطا ہوگا انشاء اللہ۔

ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے

یہ ٹیسٹ قرآن حکیم سورۃ بقرہ کی آیات نمبر151 تا 157'سورۃ التوبہ کی آیات نمبر 129,128,124اور سورۃ العنکبوت کی آیت نمبر 2 کے تحت لیا گیا۔ ایسا ٹیسٹ پہلی مرتبہ نہیں ہمیشہ سے لیا جاتا رہا ہے۔ سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے حکم ملنے پر اپنی بیوی کو چھوڑا'حضرت زیدؓ نے حکم ملنے پر اپنی بیوی حضرت زینبؓ کو چھوڑا اور آپ کے اپنے کراچی میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص نے اپنے بلیاجی کے حکم پر اپنی نو بیاہتا بیوی کو چھوڑا...... کون سی نئی بات ہے' سمندر میں لاکھوں کروڑوں قطرے ہوتے ہیں' لیکن کوئی کوئی قطرہ موتی بنتا ہے اور پہاڑوں میں کتنے پتھر ہوتے ہیں' لیکن چند' ایک ہیرا بنتے ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے محبت' اللہ کے رسولؐ سے محبت اور مصلحت دو متضاد باتیں ہیں' کراچی سے روانگی والے دن صبح حضرت اسلم ملک کے گھر پر ناشتہ کرتے وقت آپ کو سب کچھ واضح کیا تھا نا!

(3) اپنے اطمینان قلب کے لیے ساری انسانیت اور سارے عالم اسلام سے قرآن کی حقیقت معلوم کریں۔ یہ معلوم کریں کہ سیدنا محمد بن عبداللہ اس وقت کہاں ہیں؟ سیدنا محمدؐ رسول اللہ کہاں ہیں؟ غزوہ ہند کی حقیقت کیا ہے؟ بے شمار سوالات ہیں جن سے کسی کا مقام جانچا جاسکتا ہے۔ رکوع و سجود میں سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کے بجائے سبحان اللہ کیوں نہیں؟ درود ابراہیمی میں "سیدنا" کیوں نہیں؟ پورے عالم اسلام میں یا پوری کائنات میں حضورؐ کے نائب خاص نائب اعلیٰ کون ہیں؟ جو بھی ہیں انہیں پورا قرآن تو عطا ہوا ہی ہوگا نا؟ اس سے آپ کو اپنے حضرت کا ندازہ ہوگا' ہم سے وابستہ ہوں اور کمال پر نہ پہنچیں' یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ الحمد للہ' کیا اس جہاں میں ئی ہے جو آپ کی ملاقات حضورؐ سے شروع کروا کر آپ کو انتہائی کمال پہ پہنچادے؟ ہمیں تو آپ سارے جہاں سے پیارے ہیں' کیا ہم آپ کو پیارے ہیں؟ ہمیں آپ سے بے انتہا محبت ہے' رشتہ داری کی محبت اس دنیا تک محدود ہے' ہماری محبت لبدی ہے۔ اجازت دیں آپ کو مرتبہ کمال تک پہنچانے کی خدمت انجام دیں' دنیا میں بہت بڑی تبدیلی آنے والی ہے۔ غزوہ ہند بھی دور نہیں......

اس ہماری دنیا میں زیادہ سے زیادہ 313 صاحبان نصیب ہیں جنہوں نے آپؐ سے ملنا ہے' پہچاننا ہے' قدر کرنی ہے اور وارفتہ ہونا ہے۔ لوگ جذباتی مکالمہ تو بولتے ہیں کہ ہمارے جان و مال اللہ تعالیٰ اور رسول اللہؐ پر قربان لیکن ان کا نمائندہ خاص جب کوئی بات کہتا ہے تو مصلحت میں پڑ جاتے ہیں۔ اسلم شیخ صاحب اور "ت" اگر آپ اعلیٰ مدارج تک چلنا چاہتے ہیں تو سوا لاکھ درود شریف کے ساتھ ٹیسٹس آف یور چوائس" کے لیے تیار رہیں' آپ نے گریز کیا تو آپ کی مرضی۔ ہمیں آپ سب سے محبت تو ہے' لیکن کوئی گریز کرے تو یاد رکھے کہ ہمارے لیے ہمارا اللہ کافی ہے' ہم اس کے ساتھ ہیں۔ دید میں ہیں عید میں۔ وہی ہمارا مطلوب ہے' صرف وہی ہمارا مقصود ہے' صرف وہی ہمارا محبوب ہے' ہمیں اس سے اور کچھ بھی نہیں چاہیے۔ شیطان نے آپ پر بہت حملے کیے پھر بھی کامیاب

نہیں ہیں' ہم آپ کو دیکھتے رہے ہیں۔ ہم نے آپ کو بتایا تھا کہ ہمارا عہد تعلق کبھی بھی نہیں ٹوٹ سکتا (2:256) یہ کوئی پیر کے ساتھ بیعت نہیں' وہ بھی توڑی جائے تو اس کا وبال اپنے نفس پر ہوتا ہے۔(48:10) آپ سب ہمارے اور ہم آپ کے ہیں۔ غلط فہمی کو ترک کر دیں۔ اعلیٰ منازل کے لیے اعلیٰ امتحان ہوتے ہیں۔ ارے یہاں تو کالج میں داخلہ میٹرک کے بعد ملتا ہے اور میرٹ کے مطابق ہوتا ہے' حضورؐ تک پہنچنے کے لیے کوئی امتحان نہ ہو؟ اس میں آپ کی بہتری ہے۔ جو کچھ آپ کے خاندان میں ہوتا رہا اسی کے پس منظر میں' جو کالم لکھے ان کی نقل پیش خدمت ہے۔ ہمیں آپ سے بہت پیار ہے' یہ وہ پیار نہیں جو بشر کو بشر کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ یہ وہ پیار ہے جو نور کو نور سے' اللہ کو بندے سے اور رسولؐ کو غلام سے ہوتا ہے۔ اس پیار کی قدر کریں۔ کوئی وضاحت ہو تو انشاء اللہ ملاقات پر۔ والسلام مع الدعا

آپ کا حضرت' آپ کا نور

(روزنامہ "خبریں" لاہور' 9 اپریل 1999ء)